32719-وعدے اورنذریں پوری کرنا واجب ہے

سوال

میں نے ایک تجارتی کام کیا اوریہ وعدہ کیا کہ اس کے نفع میں سے کچھ معین رقم اللہ تعالی کے لیے خرچ کرونگا، میرا سوال یہ ہے کہ :
کیا میں یہ رقم اپنے بھائی یا چچازاداوراپنے رشتہ داروں کی شادی پر خرچ کرسکتا ہوں اس لیے کہ ان کی مالی حالت صحیح نہیں ؟
اورکیا انہیں لازما بتانا ہوگا کہ یہ صدقہ ہے ؟ اورکیا میں کسی قریبی کواس میں دے سکتا ہوں چاہے وہ ایسے لوگ ہی ہوں جو شادی میں فخر کرتے ہوں اوررقم اپنی ضروریات میں صرف کریں ؟

پسندیدہ جواب

آپ پرواجب ہے کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں اوراللہ تعالی کے لیے معین کردہ رقم کواس کے راستے میں صرف کریں، اوراگر آپ نے اس رقم کوکسی خاص جگہ میں صرف کرنے کی نذر مانی تھی توپھر آپ اسی مد میں رقم صرف کرسکتے ہیں کسی اورمیں نہیں، لیکن اگر آپ نے نہ توکسی خاص مد کی نیت کی اورنہ ہی اسے ذکر کیا ہے توآپ کوخیر و بھلائی کے راستے میں جہاں چاہیں خرچ کرنے پر اختیار ہے ۔

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی کے فتوی) میں ہے کہ :

اصل تویہی ہے کہ جب نذر کسی شرعی معاملہ میں مانی گئی ہو تویہ نذر بھی اسی میں پوری کی جائے گی جس کی تعیین نذر ماننے والے نے کی ہے، اوراگر کوئی جہت معین نہیں کی گئی تویہ عمومی صدقات وخیرات میں سے ایک صدقہ ہی ہے، اورصدقات وخیرات کی طرح غرباء ومساکین پر خرچ کیا جائے گا ۔ ۔ ۔ اھ

دیکھیں فتاوی الاسلامیۃ (485/3) ۔

آپ کا اپنے محتاج بھائی اورچچازاد کورقم دینا بھی بھلائی اورخیر ہی ہے، بلکہ اپنے محتاج رشتہ داروں کی مدد کرنا توزیادہ اجروثواب کا باعث اوردوسروں کودینے سے افضل ہے ۔

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ :

مدینہ میں انصار صحابہ میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے مالک ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے اورانہیں سب سے زیادہ محبوب باغ بیر حاء تھا اوریہ مسجد کے قبلہ والی جانب واقع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے اوروہاں سے ٹھنڈا اوریٹھا پانی نوش فرماتے تھے اورجب یہ آیت نازل ہوئی :

{تم اس وقت تک نیکی حاصل ہی نہیں کرسکتے جب تک کہ اپنی سب سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہ کردو}.

توابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکھڑے ہوئے اورکہنے لگے : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ :

{تم اس وقت تک نیکی حاصل ہی نہیں کرسکتے جب تک کہ اپنی سب سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے راستے میں خرچ نہ کردو}.

اورمیرا سب سے پسندیدہ اورمحبوب باغ بیر حاء ہے میں اسے اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں اوراللہ تعالی سے اس کے اجروثواب کی امید رکھتا ہوں، لھذا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے اللہ تعالی کے حکم سے جہاں چاہیں صرف کریں تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

شاباش اور آفریں! یہ مال تو بہت نفع والا ہے، یہ مال تو بہت نفع مند ہے، جو کچھ تو نے کہا میں نے سن لیا ہے، میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیز واقارب میں صرف کرو تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہی کرتا ہوں، لھذا ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے چچازاد اور رشتہ داروں میں تقسیم کردیا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1461) صحیح مسلم حدیث نمبر (998)۔

اور مسئلہ یہ ہے کہ کسی قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں ہی ہیں، آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (21810) اور (20173) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور اس کے یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ انہیں یہ بتائیں کہ یہ صدقہ کا مال ہے آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (33777) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

لیکن یہاں ایک بات یاد رکھیں کہ یہ مال آپ ایسے شخص کو نہ دیں جو اس مال سے اللہ تعالی کی کوئی معصیت کرے یا اس کی معصیت میں مددگار معاون ثابت ہو، یا ایسے شخص کو بھی نہ دیں تو فضول خرچی میں معروف ہو اور بطور فخر مال خرچ کرتا ہو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو لیکن برائی اور شر میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو} المائدۃ (2)۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ انہیں نقد رقم دینے کی بجائے ان کی ضروریات کی اشیاء خرید کر انہیں دے دیں، اس سے آپ کو یقین ہوجائے گا کہ آپ کا صدقہ صحیح جگہ میں صرف ہوا ہے۔

واللہ اعلم.